احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 28- جولائی 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 171 | اتوار 11 ربیع الاول 1417ھ 28 وفا 1375ہش 28 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ کے چھوڑنے کا طریق

انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر ان لذات کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے حیوان بھی جب معرفت پیدا کرلیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھائی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سے ڈرتا ہے۔ بھیڑیئے کے پاس اگر بکری باندھ دی جائے تو وہ گھاس نہیں کھاسکتی۔ کیا اس بھیڑیئے جتنی دہشت بھی خدا کی نہیں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز

ہم نے دنیا کو زندہ کرنا ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہم خاک ہیں

جلسہ کے افتتاح کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا روح پرور خطاب

لندن 26 جولائی 1996ء جماعت احمدیہ برطانیہ کا 31واں جلسہ سالانہ آج لندن سے چالیس کلومیٹر دور اسلام آباد' ٹلفورڈ کے مقام پر دعاؤں ذکر الٰہی اور عبادات کے روح پرور ماحول میں شروع ہو گیا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے خطاب سے جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا

حضرت صاحب نے اپنے خطاب میں توحید کی طرف سفر اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ اس کے لئے عاجزی و انکساری کو اختیار کریں۔

حضرت صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس تمثیل کا ذکر فرمایا جس میں روحانی پرندوں کے ایک آواز پر مشرق و مغرب سے آکر جمع ہونے کا ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے آنے والے روحانی پرندوں کو زندگی بخشنے کا ذکر ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں آج ہم داخل ہو چکے ہیں۔ آج خدا نے اپنے جلوے دکھانے کے لئے ہمیں چن لیا ہے۔ آج کا اجتماع اس کا واضح نشان ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس موقع پر یہ بات یاد دلانی ضروری ہے کہ انسان اپنی کامیابیوں کو اپنے نفس کی طرف اور ناکامیوں کو خدا کی طرف منسوب کرلیتا ہے یہ بدترین شرک ہے۔ آج جو ہم کامیابیوں کے دور میں داخل ہیں اس میں ادنیٰ سا بھی شبہ نہیں کہ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے ورنہ ہم کیا ہیں اور ہماری حیثیت کیا ہے۔ اور کتنے بڑے بڑے کام ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے کہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے دنیا کو زندہ کرنا ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہم خاک ہیں۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں۔ ہم خاک ہیں مگر یہ خاک خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو طوفان بن کر اٹھے گی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اپنے عجز کے مقام کو کبھی نہ بھولیں۔ یہ توحید کا پہلا قدم ہے۔ لیکن عجز یہ نہیں ہے کہ ایک طرف تو عجز کا دعویٰ کریں اور دوسری طرف ڈینگیں مارتے رہیں۔ جو خود کو مٹا دے وہ عجز کے مقام پر ہے۔ اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو خود کو اپنے وجود سے خالی کرنا پڑے گا۔ ہم نے بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ لیکن یہ کام تقویٰ اور حقیقی عاجزی سے ہوں گے۔ ہمیں ایک لمبا سفر درپیش ہے اور یہ سفر خدا کے سہارے کے بغیر ممکن نہیں۔ مگر یہ سفر ضروری ہے اور ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اللہ کے سہارے کے بغیر یہ سفر ممکن ہی نہیں۔ ورنہ انسان کا نفس تو اتنا سرکش ہوتا ہے کہ ہر خرابی کے لئے بہانے تلاش کرتا ہے۔ اپنی ہر بدی کا دفاع پیش کرتا ہے یہ شرک کی وہ دنیا ہے جس سے موحدین بھی پاک نہیں۔ جب تک ہم پوری صفائی تقویٰ اور ضمیم قلب سے نفس کو نہیں پہچانیں گے توحید کا سفر ممکن ہی نہیں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے توحید کی عظمت کو واضح فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب توحید کو حقارت سے دیکھا جائے اور اس کی بے عزتی کی جائے تو خدا ایسا وجود پیدا کر دیتا ہے جس کو توحید کی پیاس اس طرح لگادی جاتی ہے کہ وہ مجسم توحید بن جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ جب خدا کی نظر میں آتے ہیں تو بے اختیار آپ کے دل میں اک آگ لگ جاتی ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو دنیا کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا توحید کے سفر میں دنیا کے بہت سے بت گرانے پڑتے ہیں۔ ان بتوں کو توڑنے سے توحید کا سفر اختیار کرنا ہو گا۔ لیکن اس بات سے دلبرداشتہ نہ ہوں کہ لمبا سفر ہے۔ یہ وہ سفر ہے جو ہر حال میں شروع کرنا ہے۔ یہ سفر تو گناہ کے انتہائی مقام سے بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔ حضرت صاحب نے ایک تمثیل کے ذریعے واضح فرمایا کہ اخلاص سے قدم بڑھاتے ہوئے جس قدم پر بھی توحید کے سفر میں جان دو گے اسی جگہ خدا کی گود میں آجاؤ گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بنی نوع انسان کو حقیر نہ سمجھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ ہی خدا کے خاص بندے ہیں۔ اور باقی حقیر ہیں۔ یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لیں تب آپ مشرق و مغرب یا شمال و جنوب سے جس کو بھی بلائیں گے وہ چلا آئے گا۔ اس میں یہ یاد رکھیں کہ پیار اور محبت سے بلانا ہے۔ تکبر اور نخوت سے نہیں۔ پیار و محبت سے تو پرندے اور جانور بھی رام ہو جاتے ہیں۔ وہ روح پیدا کریں جو دلوں کو فتح کرے۔ اپنے نفس کو بالکل جھکا دیں۔ ماؤں سے پیار کرنے کا طریق سیکھیں جو ناراض بچے کو سینے سے چمٹا کر پیار کر کے آخر منا لیتی ہیں۔ اس لئے رعونت اور تکبر سے نہیں بلکہ پیار اور محبت سے کام لیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا کے فضل سے آپ اس سفر پر پہلے ہی روانہ ہو چکے ہیں۔ ہر سال خدا کے فضلوں کی بارش ہوتا دیکھ رہے

باقی صفحہ 2 پر

درخواست دعا

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب لکھتے ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب مع اہل و عیال امریکہ سے جلسہ سالانہ UK میں شریک ہوئے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کے بعد قیام گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں ان کا اکلوتا بیٹا عزیز محمد لقمان عمر 6 سال زخمی ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی تحریر کرتے ہیں کیلیفورنیا (امریکہ) میں میرے منجھلے بیٹے راشد میاں سید کی آنکھ کا اپریشن ہوا تھا جو بفضل خدا کامیاب ہو گیا تھا اور بینائی کا نقص (ایک کے دو نظر آنا) بھی دور ہو گیا تھا لیکن اب پھر تکلیف پیدا ہو گئی ہے اور پوری صورت نظر نہیں آتی۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحبان ایک اور اپریشن کی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے عزیزم راشد میاں کے اپریشن کامیاب ہونے اور بینائی بحال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سابق امیر جماعت اٹک حال لندن کا مورخہ 30- جولائی کو لندن میں بڑی آنت کا اپریشن ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب کے پوتے مرزا محمد حسام ابن مرزا ناصر احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعمر ۷ سال کا چار ماہ قبل ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ اب اس بچے کا لاہور میں پتے کا اپریشن ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد ارشد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب سکنہ نصیر آباد ربوہ عرصہ سات سال سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلطان احمد صاحب ساکن گوٹھ فتح پور سندھ اپنے بچوں کی شفایابی اور ان کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

26- جولائی تا کیم اگست 96 ہفتہ تجنید منایا جا رہا ہے۔ یہ ہفتہ بھرپور طریق سے منا کر مرکز کو رپورٹ ارسال فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28- وفا 1375 ہش　　　28 - جولائی 1996ء

دنیا کی دولت اور دین کی دولت

کون نہیں چاہتا کہ اسے دولت ملے۔ ہر شخص اسی لئے تگ و دو کرتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے زیادہ اس کو مل جائے غریب آدمی بھی اور امیر آدمی بھی۔ دونوں یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ ان کے پاس ہے اس میں اضافہ ہو۔ اور ان کی تگ و دو کی اصل غرض بھی یہی ہوتی ہے۔ اور جب دولت مل جاتی ہے تو بعض اوقات حالات اتنے بدل جاتے ہیں کہ انسان خود یہ سوچنے لگتا ہے کہ کاش یہ دولت نہ ملی ہوتی۔ اور اگر اسے خود کو یہ خیال نہ آئے تو دوسرے لوگ اس کی طرف اس کے حرکات و سکنات کو دیکھ کر' اس کے رہن سہن میں تبدیلی پا کر' اس کے لوگوں سے تعلقات کو پہلے سے مختلف دیکھ کر' یہ سوچنے لگتے ہیں کہ کاش اسے یہ دولت نہ ملتی۔ یہ تو بالکل بدل گیا ہے اور بدلا بھی اس طرح ہے کہ خوبیاں ختم ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ بدیاں راہ پکڑ رہی ہیں۔ لیکن بہرحال دنیاوی دولت کے پیچھے لوگ بھاگتے ضرور ہیں۔ چاہے بھاگنے کی رفتار تیز ہو یا کم۔ چاہے انجام کار انہیں کم ملے یا زیادہ۔ چاہے وہ اس خواہش کا الفاظ میں اظہار کریں یا نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنی دولت کو پہلے سے زیادہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک اور دولت ہے وہ ایمان کی دولت ہے۔ ایمان کی دولت کے لئے بھی تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ دن رات اس کوشش میں مصروف رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ ہر لحہ اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ہر قدم سیدھا پڑے۔ کوئی بات الٹی ہو جائے۔ لیکن جب یہ دولت مل جاتی ہے تو انسان کو ہمیشہ ہمیشہ کی مسرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اسے دیکھنے والے بھی اس پر رشک کرتے ہیں۔ وہ پہلے سے ایک بہتر انسان کی صورت میں انہیں نظر آتا ہے۔ اپنے دینی فرائض پورے کرتا ہے اپنے معاشرے میں ہر شخص سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ گروں پڑوں کو اٹھاتا ہے۔ یتیموں اور بیواؤں کے لئے جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے کرتا ہے۔ ایسے شخص کو بھلا معاشرہ پیار کیوں نہیں کرے گا۔ اور اس کی عزت کو چار چاند کیوں نہیں لگ جائیں گے۔ اور اس کو عظیم کیوں نہیں سمجھا جائے گا۔ یہ دولت انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے انسان اس بات سے پیار کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر بات مانے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ اس کی ناراضگی کا باعث بنے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہتا ہے گویا کہ ہر بدی سے گریز کرتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ کوشش کے بغیر یہ بات کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتی البتہ اس کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے اور کوششوں کو بارور کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان اپنی عبادات میں دعائیں کرے۔ جب وہ خلوص دل سے خدا تعالیٰ سے یہ بات مانگے گا کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے تو اس بات کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ راضی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید نیکیوں کی توفیق دیتا چلا جاتا ہے۔ گناہ آلود زندگی سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی وجہ سے وہ خوش بھی رہتا ہے اور مطمئن بھی اور دنیا کی دولت کے مقابلے میں یہ دولت ہمیشگی بھی اختیار کرتی ہے اور سکون اور اطمینان بھی۔

پس یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا کی دولت کے پیچھے نہ بھاگیں لیکن اس طرح نہ بھاگیں کہ خدا کو بھول جائیں۔ دنیا کی دولت بھی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے ہی پیدا کی ہے۔ لیکن اسے حاصل کر کے آپ اور مصیبتوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اس دولت کو بہتر طریق پر صرف کریں۔ اور دین کی دولت کے لئے تو ہر لحہ اسے کوشش کرنی چاہئے اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ ملے اور ملتی ہی چلی جائے۔ آخر وہ لامحدود خدا کی طرف سفر کر رہا ہے۔ تو جو اسے دولت ملے گی وہ بھی تو ملتی ہی چلی جائے گی۔ کسی وقت بھی یہ نہیں کہا جا سکے گا کہ بس اب اس کو مزید روحانی دولت کی ضرورت نہیں رہی۔ ہر قدم سے آگے قدم بڑھانا اس کے لئے مفید سے مفید تر ثابت ہوتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا کی دولت بھی عطا کرے اور اسے خرچ کرنے کے طریق بتائے اور دین کی دولت سے بھی ہمیں مالا مال کرے۔

جلسہ کی بھری بزم تصوّر میں جو آئی
لگتا ہے کہ میں بھی کسی کونے میں ہوں موجود
شائد یہ کسی یاد کا پرتوَ ابھر آیا
یا دل کی تہوں میں ہے یہی منزلِ مقصود

ابو الاقبال

○

جو تیری رہ میں لُٹ گئے زردار ہو گئے
جو کٹ گئے ہیں سَر وہی سردار ہو گئے

سُوکھے درخت پھر گُل و گلزار ہو گئے
کیا کیا نہ شوقِ وصل کے اظہار ہو گئے

غنچے کہ تھے دہن کا ترے عکسِ ناتمام
جب کِھل اٹھے تو صُورتِ رخسار ہو گئے

اوچھا سا پڑ گیا تھا جنوں کا بس ایک وار
حَربے تمام عقل کے بیکار ہو گئے

کُھل جاتے ہیں تو کرتے ہیں ہم جان و دِل نثار
جب کِھنچ گئے کِسی سے تو تلوار ہو گئے

آہی چلا تھا حَرفِ محبّت کی آن پر
سر بڑھ کے زینتِ رَسَن و دار ہو گئے

آیا ہے پھر غلام کوئی شہر میں نصیر
کُوچے تمام مصر کا بازار ہو گئے

نصیر احمد خان

توحید کے سفر پہ روانہ ہوا ہوں مَیں
انجام اب جہاں بھی ہو انجام ہے بخیر
چلتا رہوں گا اپنے خدا کی طرف مدام
جب تک کہ چل سکیں گے میرے ہاتھ اور پیر

ابو الاقبال

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ احمدی کا قدم صدق کی راہوں پر رواں ہے۔ گالیاں کھا کر دعا دینے کا طریق جاری ہے۔ جب محبت کا یہ دل پیدا ہو گا تو مغرب و مشرق دیوانہ وار آپ کی طرف آئیں گے۔ اور ہر تکبر ٹوٹ کر آپ کے قدموں میں بکھر جائے گا۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے۔ لیکن ابھی بہت سی کمزوریاں باقی ہیں جب ان کمزوریوں کے باوجود خدا تعالیٰ یہ فضل فرما رہا ہے تو جب آپ خدا کی خاطر یہ کمزوریاں دور کر دیں گے تو دیکھیں گے کہ خدا کے فضل کس شان اور تیز رفتاری سے نازل ہوں گے۔

آخر میں حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ حضرت صاحب کا خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق آٹھ بج کر 34 منٹ پر شروع ہوا اور نو بج کر 53 منٹ پر ختم ہوا۔ اور یوں آپ نے قریباً ایک گھنٹہ 20 منٹ خطاب فرمایا۔

○☆○☆○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ایک تصنیف

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی نہایت پیاری کتاب "ذکر حبیب" کے آغاز میں دعا کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"...اے میرے پاک پروردگار تو مجھے ایسے کلام اور ایسی تحریر کی قوت عطا فرما جس میں ریب نہ ہو۔ جو حق ہو اور اس میں کچھ باطل نہ ہو اور جو مخلوق کے واسطے موجب ہدایت ہو اور سب زبانوں اور قوموں میں اس کی صحیح اشاعت اور اس پر پاک عمل در آمد ہو۔ جو میرے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے اور سننے والوں کے لئے اور چھاپنے اور چھپوانے والوں کے لئے اور شائع کرنے اور خریدنے والوں کے لئے تیری پاک رضامندیوں کے حصول اور دین و دنیا میں حسنات پانے کا ذریعہ ہو جو تیری مخلوقات کے واسطے راہنمائی کا باعث اور تیرے ساتھ اتحاد کا موجب ہو۔ ہاں اے میرے بخشنہار... تو میرے گناہوں کو بخش اور میری پردہ پوشی فرما۔ یا ربی۔ یا ربی۔ یا ربی تو میرے خیال میں میری زبان میں اور میرے قلم میں رحمت۔ برکت۔ قوت راحت عطا فرما اور وہ سب جن کے ساتھ میری محبت کا تعلق ہو ان کی بخشش کر اور انہیں ایمان۔ صحت تقویٰ اور اقبال مرحمت فرما۔ اے میرے رب اے میرے ہادی اے میرے مالک اے میرے آقا تو میرے کلام کو مستحکم فرما اور ایسے الفاظ مجھے عطا فرما جو تیری مخلوق کی ترقی ۔ بہبودی۔ بھلائی۔ حقیقی راحت اور خوشحالی کا ذریعہ ہوں.....

محمد صادق

حضرت مفتی صاحب کی اس کتاب میں احمدیہ تاریخ و سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مستند اور اہم ریکارڈ ہے جسے کئی لحاظ سے ماخذ اول ہونے کا درجہ حاصل ہے۔

حضرت مفتی صاحب کا انداز بیان نہایت سادہ شیریں اور موثر ہوتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عشق و محبت کا مخلصانہ تعلق اس انداز بیان کے تاثر میں اضافہ کا باعث ہوتا یہی وجہ ہے کہ جماعت میں ایک لمبے عرصہ تک "ذکر حبیب" اور حضرت مفتی صاحب لازم و ملزوم سمجھے جاتے تھے۔

زیر نظر کتاب میں اپنی بیعت و زیارت کے ابتدائی حالات۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عام حالات۔ عادات اور مجالس اذکار۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو ضرب الامثال بکثرت استعمال فرماتے۔ حضرت مفتی صاحب کی پرانی نوٹ بکوں کے حوالے۔ ڈائریاں۔ روایات۔ حضرت مفتی صاحب پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شفقت کے نمونے۔ خطوط امام بنام غلام۔ فوٹو کب لئے گئے اور کہاں لئے گئے۔ بعض مسائل و فتاوی۔ بعض نادر تحریریں۔ یورپین معزز افراد کو دعوت الی الحق اور بیعت کے بعد کی نصائح وغیرہ ایسا مواد موجود ہے جو ہر اس شخص کے لئے جو تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کا طالب و متلاشی ہو مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب "میں قادیان میں کہاں ٹھہرتا تھا" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں۔

"جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا جو کہ غالباً دسمبر 1890ء کے آخر میں تھا۔ اس وقت میں اس کمرہ میں ٹھہرایا گیا جسے گول کمرہ کہتے ہیں اس کے آگے وہ تین دیواری نہ تھی جو اب ہے۔ اس وقت یہی مہمان خانہ تھا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یہیں بیٹھ کر مہمانوں سے ملتے تھے یا اس کے دروازے پر میدان میں چارپائیوں پر بیٹھا کرتے تھے اس کے بعد بھی دو تین سال تک وہی مہمان خانہ رہا۔ اس کے بعد شہر کی فصیل جب فروخت ہوئی تو اس کو صاف کر کے اس پر مکانات بننے کا سلسلہ جاری ہوا اور وہ جگہ بنائی گئی جہاں حضرت مولانا نور الدین کا مطب اور موٹر خانہ ہے اور اس کے بعد وہ مکان بنایا گیا جہاں اب مہمان خانہ ہے..... پھر جب مولوی محمد علی صاحب کے واسطے بیت مبارک کے متصل اپنے مکان کی تیسری منزل پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کمرہ بنوایا تو جب تک مولوی محمد علی صاحب کی شادی نہیں ہوئی مجھے بھی اسی کمرے میں حضرت صاحب ٹھہرایا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مجھے اس کمرہ میں ٹھہرایا۔ جو بیت مبارک اور حضرت صاحب کے قیام گاہ کے درمیان شمالی جانب ہے اور جس میں سے بیت مبارک کی طرف ایک کھڑکی کھلتی ہے۔ یہی بیت الذکر ہے۔ میں بی اے کے امتحان کی تیاری کے واسطے چند روز کی رخصت لے کر قادیان آیا ہوا تھا"

حضرت مفتی صاحب حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات لکھ لیا کرتے تھے اس میں آپ کے شوق کے علاوہ ایک اور محرک بھی تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

پہلی دفعہ جب 1890ء کے اخیر میں قادیان آیا اور بیعت کر کے واپس اپنی ملازمت پر جموں پہنچا تو حضرت استاذی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مجھ سے قادیان کے تمام حالات دریافت کئے۔ حضرت صاحب کہا کرتے تھے کتنی دفعہ سیر کو گئے؟ راستہ میں کیا فرمایا وغیرہ؟ حضرت مولانا صاحب کی اس دلچسپی کے باعث مجھے شوق ہوا کہ جب کبھی میں قادیان آتا۔ تمام حالات لکھ کر حضرت مولوی صاحب اور دوسروں کو بھیجتا رہتا۔ اس طرح مجھے ایسے حالات لکھتے رہنے کی عادت ہو گئی۔ اور بہت سی پرانی نوٹ بکیں اب تک میرے پاس موجود ہیں..."

اسی طرح آپ لکھتے ہیں ... محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر اخبار البدر کی وفات پر جب اُس اخبار کی ایڈیٹری کا کام عاجز راقم کے سپرد ہوا اور ہائی سکول کی مدرسی سے فراغت حاصل کر کے عاجز صرف اس کام پر لگ گیا تو مجھے وقت کا زیادہ حصہ حضرت صاحب .... کی صحبت میں بیٹھنے اور آپ کے کلام کو لکھنے کے لئے ملنے لگا اور ان حالات کو میں اپنے اخبار میں ڈائری اور القول الطیب کے عنوان کے ماتحت درج کرتا رہا...."

حضرت مفتی صاحب کی اس یادگار خدمت پر حضرت مولانا نور الدین نے فرمایا

"آپ نے ایسا خط لکھا ہے کہ گویا مجھے حضرت صاحب کی مجلس میں بٹھا دیا ہے"

حضرت مفتی صاحب لاہور میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے کئی دفعہ زندگی وقف کر کے قادیان آنے کا ارادہ کیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ابتداً منع فرمایا مگر بعد میں اجازت ملنے پر حضرت مفتی صاحب قادیان میں رہائش پذیر ہو گئے۔ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور حضرت مفتی صاحب کے عاشقانہ رنگ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت قاضی ظہور الدین اکمل فرماتے ہیں۔

"معزز ناظرین یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (حضرت مفتی صاحب) اپنے محبوب کے عشق میں سرگرداں تھا۔ وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادھر ادھر پھرتا اور آخر پھر اس میں آ کر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے اور وہ اس بچہ کی مانند تھا جو بدر کامل کو دیکھ کر ھمک ھمک کر اوپر اٹھتا اور اس تک پہنچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پرلذت زمانہ تھا جب ہمارا دوست جب کوئی موقع پاتا تو دیوانہ وار اٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آ کر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔"

"ذکر حبیب" پڑھتے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے حضرت مفتی صاحب ہر کسی کو یہ کہہ رہے ہوں کہ ؎

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

○☆○

ایک اچھی بات

دنیا میں انسان، جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔

قاضی ملک عبد الرحمان صاحب آف دوالمیال

مکرم ریاض احمد ملک صاحب محترم قاضی ملک عبد الرحمان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:-

قاضی ملک عبد الرحمان صاحب 1887ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں دوالمیال میں ہی حاصل کی۔ آپ کے والد محترم عبد الصمد صاحب نے 1903ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس طرح قاضی صاحب بھی 1903ء ہی میں داخل سلسلہ ہو گئے۔ لیکن آپ نے باقاعدہ طور پر 1908ء میں بیعت کی۔ اور تادم آخر دل و جان سے احمدیت کی خدمت کی۔ آپ کی روزمرہ زندگی احمدیت کی راہ میں وقف تھی۔ آپ ہر ایک پہلو سے احمدیت کے سچے خادم بلکہ سلسلہ کے اول درجہ کے ناصرین میں شمار ہوتے تھے۔ آپ حضرت مولوی کرم داد صاحب کی طرح (جو کہ جماعت دوالمیال کے پہلے امیر تھے) راستبازوں کا ایک نمونہ تھے۔ آپ کو احمدیت سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ دینی کتب دن رات پڑھتے رہتے تے۔ حضرت مولوی کرم داد صاحب جیسے جید اور جلیل القدر رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مطالعہ سے معارف حقیقی حاصل کرنے کی بدولت انہوں نے اپنے آپ کو احمدیت کا حقیقی رنگ میں فدائی بنا لیا تھا۔ آپ کی آواز بہت دلکش اور موثر تھی۔ لوگ آپ کی باتیں سننے کے لئے دور و نزدیک سے آتے اور جو سنتا مسحور ہو جاتا۔ آپ بہت جلد اپنی خداداد قابلیت اور احمدیت کے لئے لازوال جذبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے لازوال عشق اور مطالعہ کتب کی بدولت ایک فصیح و بلیغ اور پرجوش مقرر اور نڈر داعی الی اللہ بن گئے۔ اور اس طرح آپ نے اپنی زندگی کا ہر لحہ احمدیت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

آپ نے فوج میں ملازمت بھی کی اور احمدیت کی خدمت بھی بڑھ چڑھ کر کی۔ فرقان بٹالین میں بھی آپ نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ غرض آپ نے ہر جگہ امام جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کیا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

مولانا عبدالستار صاحب سابق مربی انچارج سپین حال روزنامہ الفضل نے گزشتہ دنوں یو۔کے۔ کے جلسہ سالانہ پر جانے والوں سے کہا تھا کہ میرا سلام لے جا۔ انہوں نے تو شائد اپنا ہی سلام بھیجنا چاہا ہو گا لیکن ہر وہ شخص جس نے یہ مضمون پڑھا ہے۔ اور اس کے عنوان پر غور کیا ہے۔ اس کے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی ہوگی کہ "میرا سلام لے جا" میں وہ بھی شامل ہو گویا کہ ہم سب کا سلام لے جا والی بات ہے۔ جو خوش قسمت بھائی اور بہنیں اس جلسے میں شرکت کے لئے یو۔کے۔ جاسکتے ہیں۔ ان کی خوبی قسمت کا تو کہنا ہی کیا۔ وہ اس جلسے میں شرکت کرنے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آغاز کردہ جلسوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے مختلف ممالک کے احمدی دوستوں سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے اور جہاں تک ملاقاتوں کا تعلق ہے سب سے زیادہ اہم ملاقات تو حضرت امام جماعت الرابع سے ہوتی ہے۔ انفرادی ہو یا اجتماعی۔ انفرادی تو ہر شخص کے لئے ممکن نہیں لیکن اجتماعی ملاقات بھی ہو تو محسوس یہی ہوتا ہے کہ یہ انفرادی ملاقات ہے۔ حضرت صاحب سامنے بیٹھے ہیں' ایک ایک سے اس کے حالات پوچھ رہے ہیں۔ یا اگر لوگ کسی خاص جماعت سے تعلق رکھتے ہیں تو اجتماعی طور پر حالات پوچھے جارہے ہیں۔ اور سب کو محسوس یہ ہوتا ہے کہ بات صرف اور صرف ہمارے ساتھ ہو رہی ہے۔ یہ بات بڑی تسکین کا باعث ہے۔ جو بھائی اور بہنیں اس جلسہ میں شرکت کے لئے جاتے ہیں وہ ان سب باتوں سے متمتع ہوتے ہیں۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر کے لاتے ہیں جو یادوں کی صورت میں ایک لمبے عرصے تک ان کے ساتھ رہتی ہیں۔ جو نہیں جا سکتے۔ ان میں سے بعض ایسے دوست ہیں جو اپنے تصورات میں شریک جلسہ ہی ہوتے ہیں۔ اگر انہوں نے پہلے کبھی ان جلسوں میں شرکت کی ہے تو ایک ایک بات ان کی آنکھوں کے سامنے گھومتی ہے اور ان کے دل میں محبت کے سوتے پھوٹنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو جلسہ میں کسی نہ جگہ پر بیٹھے محسوس کرتے ہیں۔ ان کے کانوں میں مقررین کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ اور سب سے زیادہ حضرت امام جماعت کے خطاب ان کا دل موہ رہے ہیں۔ اگرچہ وہ سن نہ رہے ہوں۔ لیکن ان کی محسوسات کی حس انہیں سماعت ہی عطا کرتی ہے۔ وہ نہ سنتے ہوئے بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ تقاریر کے ذریعے ان کے کان میں رس گھولی جا رہی ہے۔ وہاں پر نہ صرف اپنے ملک کے مختلف علاقوں سے گئے ہوئے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے بلکہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے دوستوں سے بھی۔ اور یہ سب کچھ تصور کی آنکھ اتنا واضح طور پر دیکھتی ہے کہ گویا وہ بھی شرکت کر رہے ہیں۔

کم از کم ہماری تو کیفیت یہی ہوتی ہے ایک دفعہ جلسے پر گئے تھے۔ اور نہ صرف جلسے میں شرکت کی بلکہ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کا دورہ بھی کیا۔ اس دورے میں ہم گیارہ افراد تھے متعدد جماعتوں میں جانے کا موقعہ ملا۔ ہر جماعت نے حسب موقعہ جلسے کا انعقاد کیا اور احباب سے خطاب کرنے کے مواقع مہیا فرمائے۔ پاکستان سے گئے ہوئے دوستوں کے ساتھ قادیان کے چار دوست بھی شامل تھے۔ ان کی تقاریر بھی سننے کا موقعہ ملا۔ اور ان کے اخلاص کی اتھاہ گہرائیوں کو دیکھ کر نہ صرف ان کا احترام دل میں بڑھا۔ بلکہ محبت بھی۔ اب وہ جلسہ جس میں ہم نے شرکت کی ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رہتا ہے مجلس شوریٰ میں بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب کے ساتھ محترم السید حلمی الشافعی صاحب کو بیٹھے دیکھا تو وہ زمانہ یاد آگیا جو نائیجیریا جاتے ہوئے عراق فلسطین مصر اور سوڈان میں گزارا تھا۔ خاص طور پر مصر کے حلمی آفندی صاحب کے ساتھ جو ملاقاتیں ہوئیں اور انہوں نے عزت افزائی کے لئے جو دعوتیں کیں۔ وہ ساری یاد آگئیں۔ ہمیں یاد ہے کہ فلسطین میں قیام کے دوران جب چھوٹے چھوٹے بچوں سے نہایت پیارے انداز میں عربی کے فقرات سنتے تھے تو دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ہمارے بچے بھی اسی طرح عربی بولیں۔ بہر حال ان علاقوں میں گزارے ہوئے دن پھر یاد آ گئے۔ اور جن جن دوستوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان کے لئے دل سے دعا نکلی۔ انہوں نے جو ہماری عزت افزائی کی تھی۔ اس کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں برکتوں پر برکتیں عطا فرماتا رہے۔ جو وفات پاچکے ہیں ان کے درجات بلند کرتا رہے۔ جو تا حال زندہ ہیں۔ ان کی عمر میں برکت دے۔

اس جلسے میں شرکت کے دوران ہی ایک دن فلسطین کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی۔ تو ان میں سے ایک نے خوب زور سے معانقہ کیا اور کہنے لگے کہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ آپ کے ساتھ جو وقت گزارا تھا اسے ہمیشہ یاد کرتا ہوں اور آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ بڑی بات ہے۔

بہر حال جو دوست' جو بھائی اور بہنیں ایک دفعہ وہاں سے ہو آئے ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے جلسے کی فلم رواں دواں رہتی ہے اور جو نہیں گئے وہ ربوہ اور قادیان کے جلسوں کو ہی سامنے رکھ کر

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

ملک منصور احمد عمر مربی سلسلہ

محترم منور احمد جاوید

منور جاوید صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ اور وہ ہسپتال میں بے ہوش ہیں!" بیت الحمد کے چوکیدار سے یہ الفاظ سن کر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہے۔

میں فوراً POF ہسپتال کے I.T.C میں پہنچا۔ انہیں موت وحیات کی کشمکش میں پایا۔ ایک عظیم دوست' ہر کسی کا ہمدرد' سلسلہ احمدیہ کا فدائی' امام جماعت پر جان قربان کرنے والا' دعوت الی اللہ میں جنون کی حد تک پہنچا ہوا' مشکلات کے ہجوم میں بھی مسکرانے والا' بے تکلف' سادہ' پروقار' صاحب الرائے' وسیع تعلقات رکھنے والا' مہمان نواز' بلند ہمت محنتی' سمندر دل' ایثار کا پیکر اور وفا کا مجسمہ اس حالت میں دیکھا تو دل ڈوبنے لگا۔ فوری طور پر مکرم ڈاکٹر ناصر ملک صاحب سے ملا۔ انہوں نے کچھ تسلی دلائی۔ تو قدرے چین آیا۔ جب ان کی اہلیہ کو متفکر پایا اور بیٹے اور بیٹی کو روتے دیکھا تو دل ایک بار پھر قابو سے باہر ہونے لگا۔ دعا کی اے شافی خدا! جماعت کے اس بے لوث خادم کو تو ہی شفا دے سکتا ہے۔ علاج معالجہ کا تو صرف ایک ظاہری سہارا ہے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس دی۔

30۔ جون کا یہ واقعہ ہے۔ دو دن بعد حالت زیادہ خراب ہو گئی تو انہیں پہلے الشفاء اسلام آباد پھر کمپلیکس اسلام آباد میں منتقل کر دیا گیا۔ برین ہیمرج ہو گیا۔ دل کا حملہ ہوا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں پھر فیکس دی گئی۔ بیوت الحمد میں دعا کے لئے اعلانات ہونے لگے۔ صدقہ کے طور پر بکرے ذبح کئے گئے۔ ان کا وسیع خاندان پاکستان کے طول وعرض سے بے چین ہو کر اکٹھا ہو گیا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہی ہوا۔

ہمارے بہت ہی پیارے منور جاوید ہمارے نہایت دلی دوست ہمارے غمگسار ہمارے وفا شعار۔ 5۔ جولائی 96ء کو جمعہ کے روز 8 بجے شب ہم سب کو حزین کر کے 57 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔"

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم منور احمد صاحب جاوید جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے۔ آپ تقریباً پانچ سال سے اس عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دن رات محنت' کاوش اور مجاہدات کے نتیجہ میں اس شعبہ میں جان ڈال دی تھی۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے 1961ء سے جماعت احمدیہ واہ کینٹ میں ایک مستعد خادم اور ایک فعال عہدیدار کی حیثیت سے کام کر رہے تھے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ کے معتمد اور پھر قائد بھی رہے۔ سلسلہ کا جو کام ان کی سپرد کیا جاتا۔ اسے پوری لگن' دلجمعی اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے۔ علاوہ ازیں جماعت کے متعدد احباب ان کی بے لوث خدمات اور ہمدردانہ جذبہ کے تحت ان کے گرد اکٹھے رہتے۔ ان سے مشورے لیتے' ان کے تجربات اور ان کی خدمات سے مستفید ہوتے۔ بعض دوست اپنے ذاتی معاملات میں ان سے فیصلے کرواتے۔ اور ان کی پروقار شخصیت ہمیشہ ان کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوتی۔

ہمارے دین میں اس امر کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ کہ بنی نوع انسان سے احسان کا سلوک کرتے وقت اولیت رشتہ داروں کو دی جائے۔

چنانچہ میں نے متعدد بار انہیں اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف پایا۔ ان کی باتوں سے میں نے ہمیشہ یہ اندازہ لگایا کہ وہ اپنی اہلیہ کے حقوق ادا کرنے والے اور ان کے بہت ہی ہمدرد تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی اور ایک بیٹا دیا ہے۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام آباد میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سب والدین کو اپنے بچوں سے پیار ہوتا ہے۔ لیکن دونوں بچوں سے باپ کے پیار کا جو نظارہ میں نے ان کے گھر میں دیکھا ہے۔ شاید ایسا پیار اتنا عام نہ ہو۔ کہا کرتے تھے کہ میں اپنے دونوں بچوں کا صرف باپ نہیں ہوں۔ بلکہ ان کا دوست بھی ہوں۔ اسی لئے بچے اپنے نہایت ہی پیارے اور ہمدرد باپ سے ہر بات بے تکلفی سے کر لیا کرتے تھے۔

محترم منور احمد صاحب جاوید کی سات بہنیں اور ایک بھائی ہیں۔ ان کے والد صاحب محترم 1965ء میں فوت ہوئے۔ محترم منور صاحب بہنوں اور بھائی میں سب سے بڑے تھے۔ انہوں نے والد صاحب کی وفات کے بعد اپنی والدہ محترمہ کی بھی خدمت کی۔ اور سب بہنوں اور بھائی کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ اور مرتے دم تک باپ کی طرح بہنوں اور بھائی سے رحمت وشفقت اور پیار کا سلوک کیا۔ ان کی وفات پر ان کے بھائی مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ہمارے والد صاحب کی وفات کے بعد ہمارے جدا ہونے والے بڑے بھائی نے ہم سب کو ایک چھتری کے نیچے رکھا۔ اور ہم سب بہنوں اور بھائیوں کو بکھرنے سے بچایا۔ یہ بات کہتے ہوئے وہ آبدیدہ ہو گئے۔

میں نے بیسیوں مرتبہ محترم منور احمد صاحب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد السلام اسلام

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ

خاکسار کی والدہ ماجدہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری حشمت علی صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع خیرے والا ضلع مظفر گڑھ بتاریخ 26- اپریل 1996ء بروز جمعہ خالق حقیقی کے ہاں حاضر ہو گئیں۔ موصوفہ نے اکانوے سال عمر پائی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ بعد از تدفین مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ اے۔ ایل۔ آر۔ او ساکن دار الصدر شمالی نے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرائی۔

آپ چوہدری احمد بخش صاحب کی صاحبزادی تھیں جو کہ موضع میانوال تحصیل نکودر ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ آپ مولوی عبد الواحد صاحب سابق ایڈیٹر اخبار "الاصلاح" (سری نگر) کی چھوٹی اور ڈاکٹر عبد الاحد صاحب کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اپنی اولاد نیز دیگر زیر تربیت لواحقین کو بھی ہمیشہ عبادات کا پابند بنانے میں کوشاں رہیں۔ آپ میں احمدیت کی حقیقی روح پائی جاتی تھی اور آپ میں یہ تڑپ پائی جاتی تھی کہ احمدیت کی سچی روح آپ کی اولاد در اولاد میں منتقل ہوتی چلی جائے جس کے لئے آپ نہ صرف کوشش کرتی رہتی تھیں بلکہ اس مقصد کے لئے درد دل سے دعا بھی کرتی رہتی تھیں۔

موصوفہ کو دینی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی بینائی آخری دنوں تک مناسب حد تک قائم رہی۔ عینک کا استعمال کرتی تھیں دینی کتب اور خاص طور پر روزنامہ "الفضل" کا روزانہ مطالعہ آپ کا محبوب مشغلہ تھا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شائع شدہ اقتباسات اپنے قریب بیٹھے ہوئے بچوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سناتی تھیں اور ان ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمایا کرتی تھیں۔ آپ اپنے فارغ اوقات ذکر الٰہی یا دینی کتب و رسائل کے مطالعہ میں ہی صرف کرتی تھیں۔ اکثر اوقات آپ جماعت پر آنے والے ابتلاؤں کا تذکرہ کرتی تھیں اور پھر بڑے زوردار لفظوں میں اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات کا ذکر فرماتی تھیں جس سے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے بچے بچیاں ان ایمان افروز واقعات سے ایک دل نشیں اثر لیتے تھے اور محظوظ بھی ہوتے تھے۔

آپ بڑی مہمان نواز ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا خصوصی جذبہ اپنے اندر رکھتی تھیں۔ طب کی بعض کتب ہمیشہ آپ کے پاس رہیں ان سے اخذ کردہ آنکھوں کے امراض کے نسخہ جات اپنی گرہ سے تیار کر کے دیہاتی ماحول میں عوام کی حتی المقدور خدمت کرتی رہتی تھیں۔ اپنے محدود وسائل کے مطابق مستحق لوگوں کی ہر ممکن مدد کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں۔

نرم گرم حالات کا مقابلہ کرنے کی آپ میں غیر معمولی صلاحیت پائی جاتی تھی۔ خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالا اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک یہ بات آپ کی سیرت میں خاص طور پر مشاہدہ کی ہے کہ میانہ روی ان کی طبیعت میں رچی بسی ہوئی تھی۔ غیر معمولی غم انگیز لمحات میں بھی کبھی حد سے زیادہ غمگین نہ ہوئیں اور اسی طرح غیر معمولی خوشی کے موقعوں پر بھی کبھی بے حد خوشی کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ دونوں حالتوں میں متوسط سا کردار ادا کیا۔ جو بسا اوقات دیکھنے والوں کے حیران کن ہوتا تھا۔

آخر پر جملہ معزز قارئین کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور سب کو احمدیت کے حقیقی فدائی بنائے آمین۔

باقی یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اس دار فانی سے ہر ایک نے اپنی اپنی نوبت پر کوچ ضرور کرنا ہے۔

"چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے"

شگفتہ ناصر- عبد الوحید شاہد

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی 14- جولائی 1996ء 4 بج کر 20 منٹ پر تین سال کی بیماری کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ وہ موت کے علاوہ ناکامی اور شکست کے لفظ سے ناآشنا تھیں۔ ہماری والدہ نے 5- مئی 1947ء کو کمالیہ کے ایک چھوٹے سے قصبے میں آنکھ کھولی۔ آپ کو شروع سے ہی ربوہ دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ وہاں سے باپ دادا وغیرہ تو ربوہ جلسوں اور اجتماعوں میں آسکتے تھے۔ لیکن بچوں کو ساتھ لانے کا رواج نہ تھا۔ جب لوگ جلسہ سے واپس جاتے تو آپ سب کام چھوڑ کر ان کے پاس گھنٹوں بیٹھتیں۔ اور ربوہ کی باتیں سنتیں۔ ربوہ آنے کی دعائیں مانگتیں۔ آپ نے بچپن میں خواب میں پہاڑیاں دیکھیں۔ خدا نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور شادی کی صورت میں ربوہ آنے کی خواہش کو پورا کیا۔ پھر خدا نے آپ کو دو بچوں سے نوازا۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا کئے۔ پھر ابھی ہم بہت ہی چھوٹے تھے کہ والد صاحب نے ہمیں اس بھری دنیا میں تنہا چھوڑ دیا۔ والدہ صاحبہ نے ہمیں ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا۔ بڑی محنت سے ہمیں پالا پوسا اور اپنے قدموں پر کھڑا کیا۔ ہماری والدہ نے گھر سے نکلنے کے بعد جماعتی کاموں میں حصہ لیا۔ دنیا سے مانگنے کی بجائے خدا سے مانگا۔ اور ہماری تربیت شروع کر دی۔ سارا دن محنت مزدوری کرنی۔ جماعت کے کام کرنے اور اپنے خدا سے ہر چیز طلب کرنی۔ آپ نے محلے میں گروپ لیڈر کا کام بہت اچھی طرح سرانجام دیا۔ جمعہ پر بیت اقصیٰ میں ڈیوٹی دیتیں۔ اور ہر آنے والے کا اچھے طریقے پر استقبال کرتیں۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود قصیدہ کا کافی حصہ حفظ کیا۔ ہمیشہ تربیتی کلاس پر ڈیوٹی دیتیں۔ بڑی بڑی مشکلات میں بھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ وہ بہت صابر و شاکر' پابند عبادت اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔ جماعت احمدیہ سے والہانہ عشق تھا۔ حضرت صاحب کے تمام خطبات سنتی تھیں۔ کیسٹ کے ذریعے محلے میں پھیلاتی تھیں۔ جماعتی دوروں پر دور دراز شہروں میں جاتی تھیں۔ جب حضرت صاحب ربوہ سے گئے۔ تو آپ نے ایک خواب دیکھا۔ کہ سارے آسمان پر... لکھا گیا ہے۔ ہر ہفتے داعی الی اللہ کے دوروں پر جاتیں۔ غرض کہ جماعت کا ہر کام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتیں۔ ان کو خدا پر اتنا پختہ یقین تھا۔ کہ ڈاکٹر کے یہ کہنے کے باوجود کہ آپ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں گی۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ یہ میرا خدا سے وعدہ ہے۔ کہ وہ مجھے اتنی مہلت دے گا۔ کہ میں اپنے بچوں کی شادیاں اچھے طریقے سے کر سکوں۔ خدا نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا۔ کہ انہوں نے ہماری شادیاں کیں۔ شادیوں کے ٹھیک 25 روز بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ آپ بہت نیک' پرہیز گار مخلص' صابر و شاکر خاتون تھیں۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ قارئین کرام سے والدہ صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

رفیعہ ملک

محترمہ مجیدہ قیوم صاحبہ

میری پیاری آپا جان مجیدہ قیوم صاحبہ کا انتقال 11- جون 1992ء کو ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 53- سال تھی۔ دو سال قبل ان کے شوہر خواجہ عبد القیوم صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ اپنے شوہر کی وفات کے بعد تمام وقت انہوں نے بہت صبر سے گزارا مگر اکثر بیمار رہنے لگی تھیں۔ کمر میں ہر وقت درد رہتا تھا۔ ڈاکٹروں کو بیماری کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ جب ان کے موذی مرض "کینسر" کا علم ہوا تو وہ بہت بڑھ چکا تھا۔ کینسر نے ان کی ہڈیوں میں جگہ بنالی تھی اور آٹھ نو ماہ کے اندر اندر ان کے سارے جسم کو کھوکھلا کر دیا تھا۔ بیماری اتنی تیزی سے پھیل رہی تھی کہ روزانہ کوئی نئی تکلیف ہو جاتی تھی۔ کبھی ہسپتال لے جاتے تھے کبھی گھر لے آتے تھے۔ بس اسی طرح دن رات گزرتے رہے۔ دعائیں بھی جاری رہیں اور دوائیں بھی۔ مگر بیماری بڑھتی رہی اور آخر موت جیت گئی اور ہم سب ہار گئے۔

ہماری پیاری آپا جان جو ہماری ماں کی طرح تھیں اور ہم بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ بہت پیار کرتی تھیں۔ اگر کسی بہن بھائی کو تکلیف ہو جاتی تو فوراً پریشان ہو جاتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتی تھیں ان کو اکثر سچی خوابیں آتی تھیں۔

ہمیشہ جماعت کا کام کرتی رہیں۔ لمبا عرصہ تک لجنہ اماء اللہ حلقہ ڈرگ کالونی کی سیکرٹری مال رہیں۔ جب بیماری بڑھ گئی اور صحت نے اجازت نہ دی تو مجبوراً کام چھوڑا۔ ورنہ ہمیشہ شوق سے کرتی رہیں۔ بچوں کو بھی ہمیشہ جماعت کے کاموں میں لگائے رکھتی تھیں۔ ہمیں بھی انہوں نے ہی جماعت کا کام کرنے کی عادت ڈالی۔ چندوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ کوئی تحریک ہوتی تو سب سے آگے ہوتی تھیں۔ صدقات بہت دیا کرتی تھیں۔ غریبوں کی بہت مدد کرتی تھیں۔ جماعت کی خواتین سے اپنے عزیزوں سے بڑھ کر تعلقات تھے۔ محلے والوں سے بھی بہت اچھے مراسم تھے اور بوقت ضرورت بہت خوشی سے ان کی مدد بھی کرتی رہتی تھیں۔ قرضہ دینے کے بعد کبھی تقاضا نہیں کرتی تھیں۔

ہماری پیاری آپا جان موصیہ تھیں ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہماری بہن کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام بخشے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

○ مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

اردو املاء سے متعلق گوپی چند نارنگ کی کتاب سے دلچسپ اقتباس نظر سے گزرا۔ بہت عمدہ بیان ہے۔(الفضل 16۔جولائی 96ء)

لیکن نون غنہ کے بارے میں یہ بیان کہ "عربی میں نون غنہ نہیں" درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عربی میں نون غنہ نہایت کثرت سے مستعمل ہے۔ اگرچہ اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں اور اسی وجہ سے تلاوت کرتے ہوئے ہر جگہ نون غنہ کو نون ہی ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔

جب بھی نون ساکن کے معاً بعد اسی لفظ میں یا اس سے اگلے لفظ کے شروع میں مندرجہ ذیل حروف میں سے کوئی آجائے۔ ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک۔ تو نون ساکن کو نون غنہ سمجھا جائے گا۔ مثلاً اَنْفُسَکُمْ میں نون ساکن کے بعد ف ہے۔ لہٰذا یہ نون در حقیقت نون غنہ ہے۔ اسی طرح مِنْ قَبْلُ میں ن کے بعد ق آنے کی وجہ سے یہ نون' نون غنہ ہے۔ اوپر جو حروف بیان کئے گئے ہیں انہیں حروف اخفاء کہتے ہیں یعنی ان سے پہلے نون ساکن کی آواز میں اخفاء کیا جاتا ہے' نون نہیں بلکہ نون غنہ ادا کیا جاتا ہے۔

قرآن کے مصری چھاپوں میں نون غنہ کی پہچان یہ رکھی گئی ہے کہ اس پر علامت سکون نہیں ڈالتے مثلاً اَنفُسَکُمْ۔ مِن قَبْلُ۔ وغیرہ۔ برصغیر میں شائع ہونے والے نسخوں میں اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اور بالعموم پڑھنے والے بھی پھر لحاظ نہیں رکھتے۔ اور نون غنہ کو نون ہی پڑھ جاتے ہیں۔ مگر علم تجوید سے واقف قاری حضرات اس معاملے میں غلطی نہیں کرتے۔ وہ غنہ کو باقاعدہ غنہ ہی ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں گوپی چند نارنگ کا قول کہ 'نون غنہ خالص اردو کی چیز ہے۔ عربی میں نون غنہ نہیں" قابل ترمیم / تصحیح ہے۔

بقیہ صفحہ 3

فوجی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنا مطب دوالمیال میں کرنے لگے تھے۔ ضرورت مند لوگ جو دوا لینے آتے ان کے ساتھ ہر وقت ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ آپ بہت خوش مزاج تھے اور ہر ایک کے ساتھ ملائمت اور مسکراہٹ کے ساتھ بات کرتے۔

اگرچہ آپ ایک شفیق باپ کی طرح اپنی ساری اولاد کو بہت چاہتے تھے۔ لیکن اپنے فرزند ملک مبارک احمد کا ذکر اس طرح فرماتے جس سے ظاہر ہوتا کہ وہ آپ کو بہت عزیز تھے۔ ملک مبارک احمد صاحب تادم واپسیں جامعہ احمدیہ میں استاد کے طور پر تعلیم و تدریس میں مشغول رہے اور اسی دوران آپ کو پرنسپل کے طور پر بھی خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ قاضی صاحب کو ملک مبارک احمد سے زیادہ لگاؤ ان کے دینی ذوق و شوق اور جماعتی خدمات کی وجہ سے تھا۔ ملک صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔ "آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ عربی ادب پر پورا عبور تھا۔ تراجم اور مضامین ان کی یاد ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ سلسلہ کے لئے نہایت مفید وجود تھے۔ ان کی خدمات قابل تحسین ہیں"

پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کی وفات پر قاضی صاحب کو امیر مقرر کیا گیا اور ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ دوالمیال کے امیر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ 90 سال کی عمر میں 14 مارچ 1977ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ موصی تھے آپ کا وصیت نمبر 1000 تھا آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 10 میں دفن کیا گیا۔

آپ نے اپنی بیٹھک میں ایک لائبریری بھی قائم کر رکھی تھی جس سے ہر کوئی مستفید ہوتا تھا۔ آپ نے زیارت مرکز کو اپنا معمول اور جلسہ سالانہ پر حاضری اپنا اصول بنا رکھا تھا۔

صدق و وفا۔ اخلاص' محبت اور وفاداری میں آپ نے بہت اعلیٰ مقام تاریخ احمدیت دوالمیال میں حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں بہت بہت اجر عطا کرے۔ اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کی اولاد اور نسلوں کو احمدیت کا سچا شیدائی بنائے۔

بقیہ صفحہ 4

جاوید کو اپنی بہنوں اور بھائی کے حالات اور مسائل کے بارے میں متفکر پایا۔ کبھی ان کے بچوں اور بچیوں کے رشتوں کے بارے میں خاکسار سے مشورہ کر رہے ہیں۔ کبھی کسی کی بیماری میں دعا کی تحریک کر رہے ہیں۔

اگرچہ خود ان کی صحت اچھی نہ تھی پھر بھی ہر خوشی اور غمی میں بہنوں اور بھائی کے پاس لمبے لمبے سفر طے کر کے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں مجھے بھی ہمراہ لے کر گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم منور احمد صاحب جاوید اپنے ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقائے کرام کی نسل سے تھے۔ ان کے والد محترم محمد اسماعیل فوق صاحب قدرت ثانیہ کے فدائی احمدیوں میں سے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 9 نومبر 1965ء کو رحلت فرمائی۔ ان کے والد صاحب کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہو گیا۔ بالآخر دو دن بعد 11 نومبر کو وہ خود بھی وفات پا گئے۔

5۔ جولائی 96ء بروز جمعہ 8 بجے شب محترم منور احمد صاحب جاوید کی وفات ہوئی۔ اگلے روز 6۔ جولائی کو 10 بجے صبح احمدیہ قبرستان میں خاکسار نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور قبر پر محترم ملک عبدالشکور صاحب نائب امیر راولپنڈی نے دعا کروائی۔ ان کے جنازہ میں واہ کینٹ' ٹیکسلا اور راولپنڈی کے اس کثرت سے احباب شامل ہوئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے جانے والے نے ہر دل میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کر رکھا تھا۔ وفات پر رشتہ دار تو آنسو بہاتے ہی ہیں۔ میں نے واہ کینٹ کی ساری جماعت کو ان کی رحلت پر یوں اشکبار پایا جس کا بیان مشکل ہے۔

اے خدا! تو ان آنسوؤں کو قبول فرمانا اور ہمارے پیارے دوست کو اپنا قرب عطا فرمانا۔ کیونکہ وہ ساری زندگی تیری محبت کی خاطر تیری مخلوق سے پیار کرتے رہے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

یو۔ کے۔ کے جلسے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔

مولانا عبدالستار خان کے مضمون "میرا سلام لے جا" میں شامل ہونے کی سب کو خواہش ہے۔ جانے والے تمام بھائی اور بہنیں خود تو جا کر حضرت صاحب اور دیگر دوستوں سے سلام کہیں گے ہی ہمارا سلام بھی لے جائیں۔ ہماری آنکھوں سے ان سب کو دیکھیں۔ ہمارے دل سے ان سب کو پیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ کتنا بڑا فضل کیا ہے کہ ہر سال یہ موقعہ آتا ہے اور دلوں کے پیوند مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جاتے ہیں۔ بہرحال "میرا سلام لے جا" میں ہم سب شامل ہیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ بخت سوائی صاحبہ وصیت نمبر 9003 اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب ارائیں محلہ آہیرانوالہ خوشاب شہر نے 1945ء میں وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود پڑھیں۔ یا کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت ربوہ کو اطلاع دیں۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

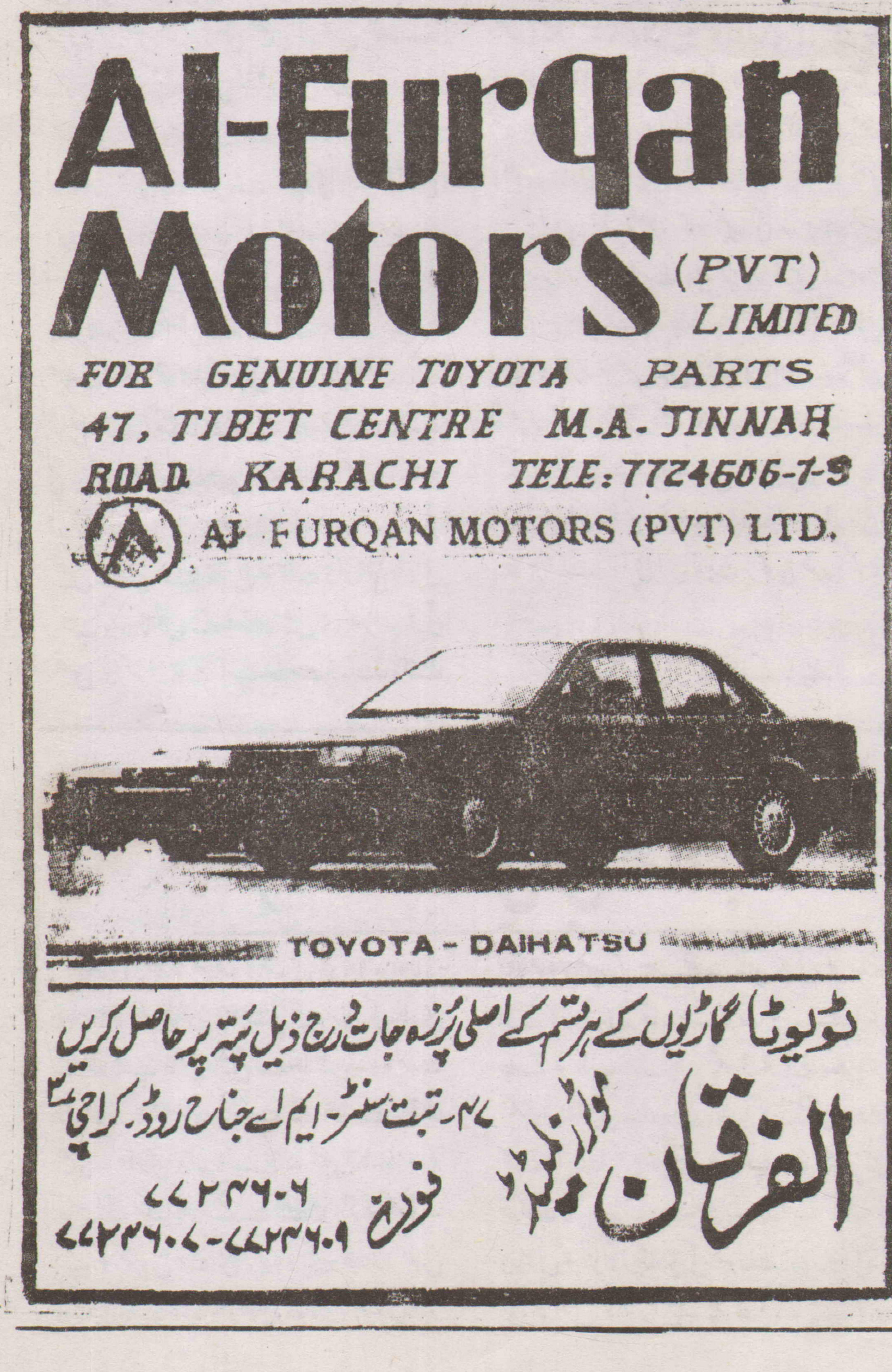

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اٹلانٹا اولمپکس میں اتھلیٹکس کے علاوہ تقریباً سبھی مقابلے ہو رہے ہیں امریکی تیراکوں نے 6 گولڈ میڈلز میں سے 4 حاصل کر لئے ہیں جس میں سے پہلا گولڈ میڈل 200 میٹر ریلے ریس میں امریکہ کو ملا یہ ساتواں موقع ہے جب امریکی ٹیم نے اولمپکس میں یہ گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 100 میٹر مینز بیک سٹروک کا فائنل ورلڈ ریکارڈ ہولڈر جیک براوسی نے جیتا جبکہ اسی کیٹیگری کے وویمن فائنل میں یونائیٹڈ سٹیٹس کو گولڈ اور سلور دونوں میڈل حاصل ہوئے امریکی کھلاڑی نے وومنز سو میٹر بٹر فلائی میں چائنیا کی وائس چیمپئن کو ہرا کر گولڈ میڈل جیتا۔ 200 میٹر بیک سٹروک میں جنوبی افریقہ کی اینی مینز نے اس اولمپک کا دوسرا گولڈ میڈل حاصل کیا۔ جبکہ نیوزی لینڈ کے ڈینیل نے 4 سو میٹر فری سٹائل میں گولڈ میڈل جیت کر گولڈ ڈبل کا فائنل حاصل کیا۔ ویٹ لیفٹنگ میں گزشتہ سے پیوستہ روز کے مقابلوں میں چائنہ کے پاک شوگان نے 70 کلو گرام کیٹیگری میں 3 نئے ورلڈ ریکارڈ قائم کئے اسی کلاس میں بھارت کے شمس الدین کبیر 24 کھلاڑیوں میں سے 22ویں نمبر پر رہے ریسلنگ میں روس کے الیگزینڈر نے 130 کلو گرام کی کیٹیگری میں لگاتار تیسرے اولمپک میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ریسلنگ کے باقی 4 گولڈ میڈل۔ آرمینیا' پولینڈ' کیوبا اور یوکرائن نے حاصل کئے۔ فٹ بال کے ایک میچ میں اٹلی گھانا سے 2 کے مقابلے سے ہار گیا۔ جمناسٹک میں امریکی کھلاڑی چھائے رہے۔ شوٹنگ کے مقابلوں میں ایک گولڈ میڈل امریکہ جبکہ دوسرا روس نے حاصل کیا۔ روس کے بورس نے 50 میٹر فری پسٹل کا گولڈ میڈل جیتا جبکہ بھارت کے جسپال رانا 45ویں یعنی سب سے آخر میں رہے۔

روس کے الیگزینڈر پوپوف نے فری سٹائل سپرنٹ میں 50 میٹر ریس میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ امریکہ کی 16 سالہ پیراک برک بینٹ نے 800 میٹر فری سٹائل میں پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ جرمنی کی ڈی گمار ہس نے دوسری اور ہالینڈ کی کرسٹن ویلی گوئیس نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اولمپک مقابلوں میں مردوں کے ہاکی کے پول "ٹی" میں ہالینڈ آسٹریلیا کو ہرا کر پہلے نمبر پر آگیا ہے۔ اس طرح ہالینڈ نے 3 میچ کھیل کر 5 پوائنٹس حاصل کئے۔ ہالینڈ کو سیمی فائنل میں پہنچنے کے لئے مزید 2 پوائنٹس کی ضرورت ہے جبکہ اس کے ابھی 2 میچ جنوبی کوریا اور جنوبی افریقہ کے ساتھ ہونے باقی ہیں۔ آسٹریلیا کی طرف سے پہلا گول ڈینیل نے پہلے ہاف کے دسویں منٹ میں کیا۔ صرف دو منٹ کے بعد ہالینڈ کے ٹیون ڈی نوبجر نے گول کر کے میچ برابر کر دیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد آسٹریلیا کے مارک سیکر نے دوسرا گول کر کے ٹیم کو برتری دلا دی لیکن پہلے ہاف کے آخری منٹوں میں ہالینڈ کے باؤلینڈ نے گول کر کے میچ کو ایک مرتبہ پھر برابر کر دیا جبکہ میچ کا فیصلہ کن گول ہالینڈ کے ٹاکووین ڈین ہانرٹ نے دوسرے ہاف کے پندرویں منٹ میں کر کے اپنی ٹیم کو فتح دلا دی۔

جنوبی کوریا اور جنوبی افریقہ' ملائیشیاء اور برطانیہ کا میچ برابر رہا۔

اٹلانٹا اولمپکس میں چار باکسروں پر مشتمل پاکستانی سکواڈ کے تیسرے باکسر بھی باکسنگ مقابلوں سے باہر ہو گئے۔ عبدالرشید بلوچ کو قازقستان کے نور ظوان سانوف نے وسٹرویٹ کلاس کے مقابلے کے دوسرے راؤنڈ میں 9-16 پوائنٹس کے ساتھ ہرا دیا۔ قبل ازیں دو پاکستانی باکسر عبدالرشید قمبرانی اور عثمان عبداللہ اولمپکس کے مقابلوں سے آؤٹ ہو چکے ہیں۔

اولمپکس میں میڈلز پوزیشن

روس نے 13 گولڈ میڈل [illegible] امریکہ مجموعی طور پر 32 میڈل [illegible] تیسرے اور چین چوتھے نمبر پر ہے [illegible]

نام ملک	گولڈ	سلور	براونز	کل تعداد
روس	13	7	5	25
امریکہ	12	16	4	32
فرانس	7	4	7	18
چین	5	5	6	16
اٹلی	5	4	4	13
ہالینڈ	5	3	2	10
جرمنی	3	8	11	22
کیوبا	3	4	5	12
جنوبی کوریا	3	[illegible]	2	9
آسٹریلیا	3	2	7	12
ہنگری	3	2	5	10
ترکی	3	0	1	4
آئرلینڈ	3	0	0	3
جاپان	2	3	2	7
یوکرائن	2	1	2	5
نیوزی لینڈ	2	0	1	3
جنوبی افریقہ	2	0	1	3
رومانیہ	1	2	3	6
قازقستان	1	1	1	3
یوگوسلاویہ	1	0	1	2
آرمینیا	1	0	0	1
کوسٹاریکا	1	0	0	1
بلارس	0	3	2	5
بلغاریہ	0	2	4	6
فن لینڈ	0	2	0	2
[illegible]	0	2	0	2
برازیل	0	1	4	5
کینیڈا	0	1	3	4
شمالی کوریا	0	1	1	2
سپین	0	1	1	2
سویڈن	0	1	1	2
آسٹریا	0	1	0	1
برطانیہ	0	1	0	1
ازبکستان	0	1	0	1
[illegible]	0	0	5	5
[illegible]	0	0	1	1
مولڈووا	0	0	1	1
[illegible]	0	0	1	1

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات یکم اگست 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
6-00 درثمین حصہ اول(دوبارہ)
6-30 الیاس منیر صاحب کے ساتھ ایک بیٹھک
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 عربی زبان سیکھئے(دوبارہ)
8-30 عربک پروگرام- قصیدہ نظم
9-00 نیچرل کیور ہومیوپیتھی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 المائدہ- رس ملائی(دوبارہ)
12-00 سندھی پروگرام
1-00 لقاءمع العرب
2-00 اردو پروگرام- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عشق(-) از ایف ایاز احمد
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- متفرق پروگرام
5-00 چینی پروگرام- دین حق کی حقیقت
6-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 کوئز پروگرام (-) اصولی کی فلاسفی پر الزامات کے جوابات- تیسرا سیشن 18-1-94
8-00 لقاءمع العرب(نیا)
9-00 بوسنین احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات 5-7-93
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

جمعہ 2- اگست 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس(نیا)
1-00 بزم مشاعرہ- چوہدری محمد علی کے ساتھ ایک شام 21-8-95 حصہ اول
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی- از حضرت امام جماعت الرابع 1-8-96 (دوبارہ)
3-00 نارویجن زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام (-) اصول کی فلاسفی پر الزامات کے جوابات سیشن اول 18-1-94(دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 نارویجن زبان سیکھئے(دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی- از حضرت امام جماعت الرابع 1-8-96 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 بزم مشاعرہ- چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام 21-8-95- حصہ اول(دوبارہ)
12-00 پشتو پروگرام
1-00 لقاءمع العرب(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 2-8-96
6-15 متفرق پروگرام
7-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
8-00 لقاءمع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام

اعلان داخلہ ایم اے/ایم ایس سی

○ گورنمنٹ کالج لاہور نے جنرل میرٹ پر سیلف فنانس سکیم کے تحت M.Sc/M.A میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ ماسٹرز پروگرام باٹنی' کیمسٹری' اکنامکس' انگریزی' ہسٹری' میتھ' فارسی' فلسفہ' فزکس' سیاسیات' نفسیات' شماریات' اردو اور حیوانیات میں آفر کیا جا رہا ہے۔ داخلہ فارم UBL لاہور کی مندرجہ ذیل شاخوں سے 25- جولائی سے 31- جولائی 96ء کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (1) کمرشل بلڈنگ لاہور برانچ (2)SD والٹ برانچ ریگل- لاہور (3) سٹاک ایکسچینج برانچ (4 (وحدت روڈ برانچ۔ داخلہ فارم متعلقہ برانچ میں ہی جمع کروانے ہونگے۔

(نظارت تعلیم)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے اپنے ایک فیصلے میں قرار دیا ہے کہ صدر مملکت سپریم کورٹ کے فیصلوں کا پابند نہیں ہے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو قاضی القضاۃ کا درجہ حاصل نہیں۔ صدر عدالت عظمیٰ کے فیصلے تبدیل کر سکتا ہے۔ گورنر بھی ججوں کا تقرر کر سکتا ہے۔ سپریم کورٹ عدالتی امور میں آخری اتھارٹی نہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کسی عدالت کے ماتحت نہیں صرف قرآن وسنت کے احکام کی پابند ہے۔ ججوں کی تقرریوں کے بارے میں سپریم کورٹ کے مختصر اور تفصیلی فیصلے میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا کسی جج کی تقرری کے بارے میں فیصلہ حرف آخر یا لازمی طور پر قابل عمل نہیں ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس مغربی طرز فکر پر مبنی نظام عدل کے ضابطوں کی پیروی کرتی ہیں جو اسلام کے منافی بھی ہو سکتے ہیں۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں کیس کی سماعت کے دوران شریعت کورٹ کی توہین کی گئی۔ سپریم کورٹ نے سندھ اور پشاور ہائی کورٹ کے بعض ججوں کا موقف سنے بغیر ان کے خلاف ریمارکس دیئے۔ یہ بات اسلامی عدل کے منافی ہے۔ انہوں نے یہ باتیں ایک فوجداری مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے اپنے طویل فیصلہ میں کہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں اسمبلی توڑنے کی تحریک کے سامنے ڈٹ جاؤں گا۔ ایوان کا کسٹوڈین ہونے کی حیثیت سے اسمبلی کا قتل نہیں ہونے دوں گا۔ آرٹیکل 58(2)بی آئین کا حصہ ضرور ہے لیکن صدر کبھی اسمبلی توڑنے کا صوابدیدی اختیار استعمال نہیں کریں گے' لانگ مارچ ہو یا دھرنا اپوزیشن کو ہر قسم کے احتجاج کا جمہوری حق ہے۔ قواعد کے تحت سپیکر کے خلاف کوئی تحریک استحقاق پیش نہیں ہو سکتی۔ کسی کو شوق ہے تو وہ تحریک عدم اعتماد لے آئے۔

○ اپوزیشن جماعتوں کی ایکشن کمیٹی نے اسلام آباد پر "عوامی مارچ" کی منظوری دے دی۔ حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ چھوٹے بڑے شہروں میں جائنٹ ایکشن کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ مظاہروں کی قیادت اراکین اسمبلی کریں گے۔ راولپنڈی لاہور پشاور کوئٹہ کراچی اور دوسرے شہروں میں حکومت ہٹاؤ تحریک چلانے کے لئے الگ الگ پروگرام مرتب کر لئے گئے۔ اس کی حتمی منظوری سربراہ اجلاس میں دی جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مسلم لیگ (ن) کے تحت بلائے گئے بلدیاتی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ماؤ جیسا عظیم عوامی مارچ کریں گے۔ گورنر پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرا نام نواز شریف نہیں اگر میں انہیں معاف کر دوں۔ گورنر نے اپنے دور میں بلدیاتی ادارے توڑے تھے ان پر غداری کا مقدمہ چلے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس حکومت کے گھیراؤ اور احتساب کا وقت آگیا ہے فوج کا نام لے کر کوئی نہیں بچ سکتا۔

○ پنجاب کے مختلف شہروں میں بلدیاتی اداروں کی ملکیتی اربوں روپے کی زمینیں بااثر افراد کو کوڑیوں کے مول دی جارہی ہیں۔ 29 شہروں میں 200 کنال سے زائد اراضی کمرشل پلاٹ وزراء ارکان اسمبلی پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کے اہم ارکان اسمبلی کو الاٹ کئے جارہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کی سربراہی میں بھرتی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو آئندہ دو ماہ میں 27 ہزار بے روزگار افراد کو روزگار دے گی تمام محکموں میں ایک ہی دن انٹرویو کئے جائیں گے۔

○ ادویات کی قیمتوں میں 35 فیصد تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے نئے وزیر اعظم کا فیصلہ پیر کے دن ہو گا۔

○ ماڈل ٹاؤن لاہور میں دو گھروں میں 30 لاکھ روپے کے ڈاکے ڈالے گئے۔ گھر والوں کی کار پر سامان لادا اور صبح 4 بجے اہل خانہ کو کمرے میں بند کر کے فرار ہو گئے۔

○ چوہدری پرویز الٰہی اور چوہدری وجاہت گجرات کے تہرے قتل کی تفتیشی ٹیم کے سامنے پیش ہو گئے اور بیانات ریکارڈ کرائے۔ وکلاء کا پینل بھی ساتھ گیا۔

○ لاہور میں بھی عوام نے کراچی جیسا ردعمل شروع کر دیا ہے۔ بجلی پانی گیس فون اور صفائی کے مسائل پر اہل لاہور نے صبر کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ منظم انداز میں تشدد کیا جاتا ہے۔ کسی بھی مسئلہ پر لوگ مشتعل ہو کر سڑکوں پر آجاتے ہیں۔ دفاتر اور افسران کے گھیراؤ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جرائم اور ٹریفک کے حادثات پر بھی مظاہرے کئے جاتے ہیں۔ توڑ پھوڑ اور حکام سے بدسلوکی کے واقعات عام ہونے لگے ہیں۔

○ چار صوبائی وزراء نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عوام سیاسی جماعتوں کے خود ساختہ اتحاد میں شامل جماعتوں سے واقف تک نہیں۔ عوامی حمایت حاصل نہ ہونے کے سبب یہ اتحاد جلد ختم ہو جائے گا۔

○ کھاریاں میں تاجر اس کی بیوی' بیٹے اور بھانجی کو پر اسرار انداز میں قتل کر دیا گیا۔ واقعہ کے خلاف شہر میں ہڑتال ہو گئی۔ گجرات میں موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں نے تاجر سے پانچ لاکھ روپے چھین لئے۔ شیخوپورہ میں شہریوں نے ڈکیتی کی واردات ناکام بنادی۔ دو ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ ایک مرنے والا ڈاکو پولیس کانسٹیبل نکلا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے اسمبلیوں کے ارکان کو ترقی کے نام پر جو فنڈز دیئے جاتے ہیں ان میں سے آدھی رقم ہمیں دے دیں تو ملک سے معاشرتی ناہمواری ختم ہو جائے گی۔ کرپشن کا ناسور تمام محکموں میں ہے لیکن عدلیہ میں یہ بیماری کم ہے۔ تنخواہوں میں گزارا کرنے والے عدلیہ کے ارکان جہاد کر رہے ہیں۔ وہ ولیوں سے کم نہیں ان کا اجر اور سزا دونوں دگنا ہوتے ہیں۔

○ وزیر اطلاعات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد نے جہاں سے بھی الیکشن لڑا بری طرح ہارے۔ جس نے کلمہ پڑھ لیا وہ مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں باتیں بنانے والے یہ کون ماے لگتے ہیں۔ یہ کہاں کے ٹھیکیدار ہیں جن مسلمان امیدواروں کو مسلمان اپنے ووٹوں سے منتخب کرتے ہیں وہ اچھے مسلمان ہی ہوتے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور موہل نے کہا ہے کہ نواز شریف کے پاس نہ سیاسی پروگرام ہے نہ عقل و شعور۔

○ جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے امیر مولانا محمد خان شیرانی نے کہا ہے کہ نواز شریف اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

اعلان

اکاؤنٹنس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن
نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
منتظم مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون وبیرون ملک مشہور ہیں

نور کاجل : آنکھوں کی صحت وتندرستی کیلئے
نور ابٹنہ : چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ : بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل : بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تخلیق

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

دوکان: 212837
گھر: 212175

نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں

حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل

آپ کی خدمت ہمارا نصب العین

3-A بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TIX-54592 PD.ISO

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے

فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان وبیرون پاکستان سے بذریعہ خط تشخیص وتجویز حاصل کر کے منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534